



رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج صبح (12 دسمبر) نرسوں اور شعبہ صحت کے شہداء کے گہرائوں کے ساتھ ملاقات میں حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے طرز عمل اور اقوال کو خواتین کی عظمت، روحانی اور فکری قوت کا مظہر قرار دیا اور نرسنگ کی اہمیت اور اس باوقار کام کی مشکلات اور تلخیوں کی مختلف جہتیں بیان کرنے کے ہمراہ مختلف زاویوں سے نرسنگ طبقے کی تقویت کو نرسوں کا بنیادی مطالبہ قرار دیا اور اس منطقی مطالبے کی تکمیل کو عہدہ داروں کا فریضہ اور ملک اور معاشرے کے حال اور مستقبل کی ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے ایک ایک نرس اور معالجہ و صحت کے میدان میں سرگرم افراد کو بنت علی جناب زینب سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت اور قومی نرس دن کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ کربلا کی اس عظیم المرتبت خاتون نے پوری انسانیت اور تاریخ کے لیے ثابت کر دیا کہ عورتوں کی تحقیر کی غرض سے مغرب کے استبدادی نظاموں سمیت ماضی اور حال کے تنگ نظروں کی تمام تر کوششوں کے بر خلاف عورت، صبر و تحمل کا بحر بے کراں اور دانش و تدبیر کی عظیم چوٹی ثابت ہو سکتی ہے۔

رہبر معظم انقلاب نے مصیبتوں کے مقابلے میں حضرت زینب (س) کے صبر کو ناقابل توصیف قرار دیا اور فرمایا: "اٹھارہ پیاروں کی شہادت پر، جن میں بھائی حضرت سید الشہداء اور آپ کے دو فرزند بھی شامل ہیں، استقامت دکھانا اور اسے برداشت کرنا، ان اوباش و بدمعاشوں کی توہین پر صبر کرنا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی اس معزز خاتون کے خلاف جسارت کی، دسیوں عزادار اور مصیبت زدہ خواتین اور بچوں کو جمع کرنے اور ان کا انتظام کرنے کی بھاری ذمہ داری اٹھانا اور امام سجاد علیہ السلام کی تیمارداری میں خوبصورت صبر بحیثیت خاتون حضرت زینب کی روحانی اور نورانی عظمت کا مظہر ہے۔

آپ نے اس عظیم خاتون کے مدبرانہ طرز عمل اور فکری قوت کو بیان کرتے ہوئے ابن زیاد اور یزید جیسے جابر اور ہزیان گو حکمرانوں کے سامنے حضرت زینب کے مدبرانہ طرز عمل اور حیرت انگیز خطابات کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "لوگوں کے سامنے وہ تاریخی اقتدار، تشریح اور ملامت آمیز بیانات کا راستہ بناتا ہے، جو بعد میں کوفہ میں توابین کے قیام کے اسباب میں سے ایک سبب بنتے ہیں۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے بیان اور تشریح کے جہاد کو حضرت زینب کی حکمت اور گہری تدبیر کی ایک اور جہت قرار دیا اور فرمایا: "کربلا کی صحیح، موثر اور دیرپا تشریح کے ساتھ آپ نے دشمن کے بیانیے کو مغلوب ہونے کا موقع نہیں دیا۔"

"معاشرے کے حقائق، انقلاب کی تاریخ، مقدس دفاع، اور پچھلے 42 سالوں کے مختلف واقعات" کی حقیقی ترجمانی کی ضرورت پر اپنی سابقہ تاکید پر زور دیتے ہوئے، رہبر انقلاب نے کہا: اور اگر یہ کام نہ کیا گیا، جیسا کہ متعدد معاملات میں دیکھنے میں آیا ہے، تو دشمن رائے عامہ کے درمیان اپنے تحریف آمیز اور جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے ظالم اور مظلوم کی جگہ تبدیل کر کے اپنے ظالمانہ اقدامات کو جواز فراہم کرنے کی کوشش کرے گا۔ آیت اللہ خامنہ ای نے اپنے خطاب کے ایک اور حصے میں نرسنگ کی اقدار کے بارے میں فرمایا: ان اقدار کا بنیادی نکتہ ضرورت مند یعنی بیمار کی مدد کرنا ہے جسے تمام معاملات میں نرس کی توجہ اور مدد کی ضرورت ہے۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے نرسنگ کو اضافی الہی انعام کا باعث قرار دیا اور فرمایا: "مریض، اس کے لواحقین اور متعلقہ تمام لوگوں کے لیے ذہنی آرام و سکون فراہم کرنا، نرسنگ کی دیگر نمایاں اقدار میں سے ایک ہے اور یہ نرسنگ کمیونٹی کا پوری قوم پر احسان ہے۔"

انہوں نے ایرانی قوم کی مشکلات پر دنیا کی مغرور قوتوں کی خوشی کا حوالہ دیتے ہوئے جو کہ "کیمیائی بم دھماکوں میں صدام کی مدد کرنے اور ایران کے سرحدی شہروں کے لوگوں کو شدید تکلیف اور اذیت پہنچانے" اور "ایرانی قوم پر ادویات کی پابندی" جیسے واقعات سے مکمل آشکار ہوتی ہے، مزید کہا: "ان حقائق کے مطابق، جب نرسیں، جدوجہد اور قربانی کے ساتھ، مریضوں اور ان کے لواحقین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیرتی ہیں، درحقیقت



وہ کینہ پرور استکبار کے خلاف جدوجہد کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ کام اسلامی ایران میں نرسنگ کمیونٹی کی قدر و قیمت کو دوگنا کر دیتا ہے۔"

رہبر معظم انقلاب نے نرسنگ کے کام "مریضوں کی تکالیف کا مشاہدہ اور ان کی شب و روز نگہداشت" کی نوعیت کو پر مشقت اور سخت قرار دیا اور فرمایا: بعض ادوار میں، جیسے دفاع مقدس یا کورونا کے دوران، یہ مشکلات کئی گنا بڑھ گئیں۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے مزید کہا: "جس طرح ڈاکٹروں، نرسوں اور طبی عملے نے مسلط کردہ جنگ کے دوران بمباری میں کام کیا، اسی طرح کورونا کے دور میں نرسوں نے کام کے اوقات میں اضافہ کیا، چھٹیاں کم کیں، نوروز کی چھٹیوں کے دوران ہسپتال میں حاضری دی، مریضوں اور ساتھیوں کی دردناک موت کا مشاہدہ اور اس پر صبر کیا، دوہری مشکلات کا سامنا اور مہلک بیماری کے لاحق ہونے کے خطرے کو تحمل کیا۔"

اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ قوم کو ان مشکلات کو سمجھنا اور ان کی قدر کرنی چاہیے، انہوں نے کورونا میں نرسوں کی مدد کے لیے طلباء، اسکالرز اور نوجوانوں جیسے گروپوں کی موجودگی کو درخشاں حقائق قرار دیتے ہوئے مزید کہا: "یہ عزم اور احساس ذمہ داری کہ بعض اوقات انقلاب اور دفاع مقدس کی جدوجہد کا مظاہرہ ہوا، یہ ایرانی قوم کے متحرک، تازگی بخش اور باضمیر تشخص کو ظاہر کرتا ہے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ملک کی عظیم علمی و سائنسی تحریک کو اس بڑھتے ہوئے تشخص کی علامت اور نتیجہ قرار دیا اور فرمایا: شہید سلیمانی، شہید فخری زادہ اور شہید شہریاری جیسے ہیروز اسی عظیم حقیقت اور شناخت سے پروان چڑھے۔"

انہوں نے نرسنگ کے مصائب و مشکلات کی ہنر و فن کے ذریعے ترجمانی کے میدان میں خلأ اور ان واقعات کی ترجمانی کے لیے بہت سے عنوان اور فنی موضوعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا: "تظریاتی اور پرعزم ماہرین فن کو چاہیے کہ وہ میدان میں آئیں اور اس عظیم ثقافتی سرمائے کو مختلف فنون کے ذریعے سامنے لائیں۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے اس کے بعد نرسوں کے مطالبات کے مسئلے پر تاکید کی اور فرمایا: "نرسوں کا بنیادی مطالبہ ایک جملہ میں "نرسنگ کمیونٹی کو مضبوط کرنا" ہے جو کہ ملک کے حال اور مستقبل کی ضرورت ہے۔"

انہوں نے مزید کہا: "کورونا نے ثابت کیا کہ اگر نرسنگ کمیونٹی کو مضبوط نہیں کیا گیا تو ہمیں حساس موڑ پر نقصان پہنچے گا۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے "نرسنگ خدمات کی اجرت سے متعلق قانون کے نفاذ" کو نرسوں کے مخصوص مطالبات میں سے ایک قرار دیا اور اس سلسلے میں اپنی سابقہ تاکید کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا: اس قانون کی منظوری 14 سال پہلے دی گئی تھی، لیکن بدقسمتی سے پچھلی حکومت کے آخری دنوں تک اس کے دستور اور قوانین کو بھی مکمل طور پر مرتب نہیں کیا گیا تھا۔ میں اس حکومت میں محکمہ صحت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اجرت کے معاملے کو آگے بڑھائے اور اس پر عمل درآمد کرے۔"

"نرسوں کی تعداد کی کمی اور ہسپتال کے بستروں کے مطابق فی کس پورا کرنے کی ضرورت" اور "ملازمت کی حفاظت کا مسئلہ" دو دیگر مطالبات تھے جن پر عملدرآمد کو رہبر معظم انقلاب نے ضروری سمجھا اور فرمایا: بعض ادوار جیسے کورونا میں نرسوں کی بھرتی کے اعلانات کئے گئے لیکن ان میں نرسوں قلیل مدتی معاہدے کئے گئے اور انہیں تھوڑی مدت کے بعد برطرف کر دیا گیا ہے، جبکہ نرس کو ملازمت کی حفاظت ہونی چاہئے اور اسے موسمی کارکن کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہئے۔"

"ملک کے صحت کے نیٹ ورک کی تعمیر نو" اور "ڈاکٹرز کی عادلانہ تقسیم بندی" نظام صحت کے حوالے سے رہبر انقلاب کی طرف سے اٹھائے گئے دو دیگر مسائل تھے۔"

انہوں نے 60 اور 70 کی دہائی کے اوائل میں حفظان صحت اور بیماری کی روک تھام پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے نظام صحت کے بہت اچھے نتائج اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا: بے شک علاج ضروری ہے، لیکن روک تھام اس سے بہتر ہے، اور صحت کے نیٹ ورک کی از سر نو تعمیر اور تقویت کی جانی چاہیے تاکہ کم لاگت سے زیادہ عوامی صحت فراہم کی جاسکے۔"



آیت اللہ خامنہ ای نے مختلف علاقوں میں ڈاکٹروں کے ناقص تقسیم بندی کو غیر منصفانہ قرار دیا اور مزید کہا: میں ڈاکٹروں کی کمی یا زیادتی کے مسئلے پر تبصرہ نہیں کروں گا لیکن ملک کے مختلف حصوں میں ڈاکٹروں کی تقسیم منصفانہ نہیں ہے اور اس مسئلے پر غور کیا جانا چاہیے۔ "

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اپنے خطاب کے آخر میں خدا پر توکل یعنی زندگی اور ملک کے تمام معاملات میں الہی نعمتوں اور مدد کے وعدے پر بھروسہ کرتے ہوئے محنت اور کوشش کو راہ گشا قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ آنے والا کل آج سے بہتر ہوگا اور خدا ایرانی قوم کو دشمنوں کے مقابلے کے تمام میدانوں میں فتح یاب اور سر بلند کرے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے خطاب سے قبل، وزیر صحت، معالجہ اور طبی تعلیم ڈاکٹر عین اللہی نے کورونا سے مقابلے کے 22 ماہ میں نرسوں اور طبی عملے کی کوششوں کو سراہتے ہوئے، پانچ قومی سائنسی اداروں میں کورونا ویکسین کی مقامی تیاری کو سراہا۔ وسیع ویکسینیشن کے عمل اور مزید انجیکشن فراہمی کے حوالے سے انہوں نے ویکسین کی 110 ملین خوراکیوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا: "آج کے اعداد و شمار کے مطابق ، 74% لوگوں کو ویکسین دونوں خوراکیوں مل چکی ہیں اور 86% کو ویکسین کی ایک خوراک مل چکی ہے۔"

جناب عین اللہی کے مطابق نرسنگ کمیونٹی کے خدشات کو اساسی طور پر دور کرنا، علاج کے اخراجات میں کمی، فیملی فزیشن پلان اور ریفرل سسٹم کو مضبوط بنانا، ادویات اور ضروری آلات کی ملکی پیداوار میں مدد، صحت کی سیاحت کو فروغ دینا اور آبادی میں اضافے کی پالیسیوں کو درست طریقے سے نافذ کرنا وزارت صحت اور طبی تعلیم کی ترجیحات میں شامل ہیں۔